جمعہ | 11-اپریل 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
CPL 61

جلد 47-82 نمبر 79 | جمعہ 3 ذی الحجہ 1417ھ 11 شہادت 1376ھش 11 اپریل 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا

خطبہ عید 2 بجے دن ٹیلی کاسٹ ہو گا

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ عید 18-اپریل بروز جمعہ پاکستان کے وقت کے مطابق دن کے دو بجے اسلام آباد ٹلفورڈ لندن سے براہ راست LIVE احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ اسی روز چھ بجے شام (پاکستانی وقت) خطبہ کی ریکارڈنگ دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہوگی۔ احباب کرام نوٹ فرمالیں اور استفادہ فرمائیں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا' وہ دعا نہیں کرتا' بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔ اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے' کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔ وہ لوگ اس مقام پر ذرا خاص غور کریں جو کہتے ہیں کہ جب دعا ہوئی' تو اسباب کی کیا ضرورت ہے۔ وہ نادان سوچیں کہ دعا بجائے خود ایک مخفی سبب ہے جو دوسرے اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص 78)

درختوں کی حفاظت کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

میں سمجھتا ہوں کہ ہم ربوہ میں پندرہ بیس ہزار درخت لگا سکتے ہیں جس سے شہر کی شکل بدل سکتی ہے۔ پھر درختوں کی حفاظت کی بھی ضرورت ہے۔ درختوں کی حفاظت کی ذمہ داری میں اس طبقے پر ڈالتا ہوں جس سے درختوں کو سب سے زیادہ خطرہ رہتا ہے۔ اور اس سے میری مراد بچے ہیں۔

اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ چھوٹے درختوں کی حفاظت کریں اور اپنے ان بھائیوں کا بھی خیال رکھیں جو ابھی چھوٹے ہیں اور اطفال الاحمدیہ کی عمر کو نہیں پہنچے۔ ایسے چھوٹے بچے بھی درخت نہ توڑیں۔ دراصل درخت کے لئے دو حالتیں خطرناک ہوتی ہیں۔ ایک جب وہ بالکل چھوٹا ہوتا ہے۔ اس حالت میں بچے بھی اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ دوسری وہ حالت ہے جب درخت بڑا ہو جاتا ہے اس کی ہری بھری ٹہنیاں نکل آتی ہیں اس وقت بعض بیوقوف حریص اور دنیا دار آدمی دو چار آنے کے فائدہ کے لئے اس کی ٹہنیوں کو کاٹ دیتے ہیں۔ ان ہر دو حالتوں میں درختوں کی حفاظت از بس ضروری ہے۔ جب کبھی ایسا آدمی درخت کاٹ رہا ہو دوسرے آدمی کو اس کے پاس سے نوٹس لئے بغیر گزر نہیں جانا چاہئے بلکہ اسے ٹوکنا چاہئے اور اس سے یہ پوچھنا چاہئے کہ وہ کس کے حکم سے درخت کاٹ رہا ہے بعض دفعہ خود میں نے دیکھا ہے جب پوچھا کہ کیوں درخت کاٹ رہے ہو تو بولا کہ جی بس کاٹ رہے ہیں۔ اب دیکھو ہم نے تو 20-25 سالہ کوشش کے نتیجہ میں یہاں کچھ تھوڑے بہت درخت لگائے ہیں اور اس قسم کے لوگ آرام سے آکر بغیر اجازت بغیر کسی جائز وجہ اور بغیر جائز حق کے درخت کاٹنے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں جی بکری کے لئے چارہ یا چائے کے لئے ایندھن کی ضرورت ہے۔ اس قسم کی ضرورت ربوہ کے درختوں سے پوری نہیں کرنی چاہئے۔ پس ربوہ کے ہر مکین کا یہ فرض ہے کہ اسے جہاں بھی نظر آئے کہ کوئی شخص درخت کاٹ رہا ہے تو وہ اس کے پاس چلا جائے اور اسے درخت کاٹنے سے روک دے۔ یہ تو تھی وہ ذمہ داری جو ان درختوں کی حفاظت کے لئے ہے جو پہلے سے موجود ہیں جو نئے درخت لگائے جائیں گے ان کی حفاظت کی ذمہ داری اطفال الاحمدیہ پر ہے۔ سوائے اس کے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق دس فی صد درخت مرجاتے ہیں اور بڑھتے نہیں انسانی غلطی یا لاپرواہی کے نتیجہ میں ایک درخت بھی ضائع نہیں ہونا چاہئے۔ سارے چھوٹے اور بڑے بچے درختوں کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں مجلس صحت کو چاہئے کہ ان کی ٹولیاں بنا کر ہر ٹولی کے ذمہ لگائیں کہ مثلاً انہوں نے فلاں جگہ کے اتنے درختوں کی حفاظت کرنی ہے۔

(از خطبہ 24 نومبر 1972ء)

> لوگ بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم محمد عبدالمالک صاحب (جو جرمنی میں من ہائم یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں ابن مکرم عبدالعزیز وینس سابق مربی انچارج و امیر فجی و یوگنڈا حال ربوہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 3-4-97 کو بیت المبارک ربوہ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بہمراہ عزیزہ ثمینہ احمد صاحبہ دختر مکرم چوہدری منظور احمد صاحب ہمبرگ جرمنی کے ساتھ -/10000 جرمن مارک حق مہر پر کیا اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے باعث برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سیٹھی مسعود احمد صاحب ابن سیٹھی محمد اسحاق صاحب مورخہ 31- مارچ 1997ء کو اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے اسی دن بعد از مغرب مکرم سیٹھی ضیاء الحق صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم شہر نے جنازہ پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر مکرم عادل خان ایاز صاحب نے دعا کرائی آپ مکرم سیٹھی مقبول احمد صاحب (1974ء میں راہ میں جان قربان کرنے والے) کے بھائی تھے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ محترمہ مبارکہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم مبارک علی صاحب بعمر 70 سال جرمنی میں مورخہ 29-3-97 بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ موصوفہ کا جسد خاکی ان کی وصیت کے پیش نظر 4-4-97 ربوہ لایا گیا۔ اسی روز بعد ظہر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا۔ قطعہ نمبر1 میں بعد از تدفین مکرم مغفور احمد منیب صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔ موصوفہ مکرم حنیف احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کی پھوپھی تھیں۔ ان کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ عبدالرشید خاں مکان نمبر 3/12 محلہ دارلصدر غربی ربوہ مورخہ 3- اپریل 1997ء کو اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے اس دار فانی سے بعمر 64 سال رحلت فرما گئی ہیں۔ ان کا جنازہ بعد از جمعہ بیت الاقصیٰ میں ادا کیا گیا۔ اور مقامی قبرستان عام میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت نے دعا کرائی موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

> یہ بات بہت ہی یاد رکھنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی حالت میں نہ بھلایا جائے
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

11- شہادت 1376 ہش — 11 - اپریل 1997ء

بیعت کی شرائط پر عمل اور دعوت الی اللہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"بیعت میں جاننا چاہئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے۔ جب تک کسی شئی کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی۔ جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے۔ مثلاً روپیہ روٹی پیسہ کوڑی لکڑی وغیرہ تو جس قسم کی جو شئی ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا۔ اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونے میں ڈال دے گا۔ علیٰ ہذا القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے اس کی زیادہ حفاظت کرے گا۔ اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں"

اس ارشاد میں حضرت صاحب نے توبہ کی اہمیت اس طرح بیان فرمائی ہے کہ اسے بیعت کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ یعنی بیعت کو حقیقت میں توبہ ہی کے مترادف کیا گیا ہے۔ اسی لئے جب حضرت صاحب بیعت لیا کرتے تھے تو اس کے بعد بیعت کرنے والوں کو عام طور پر یہ نصیحت کی جاتی تھی کہ اب وہ اپنی زندگی کو بدل ڈالیں جو خامیاں پہلے موجود تھیں جن کوتاہیوں کے وہ مرتکب ہوتے تھے۔ جن گناہوں میں وہ ملوث تھے۔ ان سب کو خیرباد کہہ کر اپنی زندگی کو نیکی کا منبع بنائیں۔ گویا کہ ایسی توبہ کریں کہ تمام خامیاں اور کوتاہیاں اور گناہ زائل ہو جائیں اور ان کے اعمال نیکی کے سوا کچھ نہ ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر ایسا نہ ہو سکے تو بیعت کے کچھ معنے نہیں اور بیعت کا فائدہ بھی ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ایسا کر لیا جائے تو یقیناً ہماری بیعت حقیقی بیعت ہوگی۔ اور ایسا کر لینے کے بعد اس کی حفاظت کی ضرورت پہلے کی نسبت بہت زیادہ بڑھ جائے گی۔ جیسا کہ حضرت صاحب نے مثال کے طور پر بیان فرمایا ہے کہ جس چیز کی جتنی زیادہ اہمیت ہوتی ہے اس کی اتنی ہی زیادہ حفاظت کی جاتی ہے۔ اگر کوئی چیز ایسی ہو جسے اہم نہ سمجھا جائے تو اسے یونہی کونے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ لیکن ہر وہ چیز جسے ہم کسی اہمیت کی حامل سمجھتے ہیں اس کی ہر ممکن طریق پر حفاظت کرتے ہیں۔ بیعت اور توبہ بھی ایسی ہی چیزیں ہیں جن کی انتہائی اہمیت ہے اور جن کی انتہائی حفاظت کی ضرورت ہے۔ بیعت کی حفاظت کرنے کا ایک طریق یہ بھی ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ یہی سب سے زیادہ موثر طریق ہے کہ انسان بیعت کی شرائط کو سامنے رکھے اور ہر وقت اسے اس بات کا احساس رہے کہ ان میں سے کوئی ایسی بات نہ ہو جو غفلت کی وجہ سے یا اس کے تساہل کی وجہ سے نظرانداز ہو جائے۔ کیونکہ نظرانداز ہونے کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اس پر عمل پیرا نہیں ہے۔ اگر ہم تمام شرائط کو اپنے سامنے رکھیں۔ اور ہر شرط کے مطابق اپنی زندگی گزاریں تو یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ ہم نے بیعت کی حفاظت کی ہے۔ اور بیعت کی حفاظت کرنے ہی سے بیعت کی افادیت ہمارے سامنے آتی ہے۔ ورنہ تو صرف الفاظ کا دہرانا بلکہ بار بار دہرانا بھی کسی کام نہیں آسکتا۔

ہمیں حضرت صاحب کے اس ارشاد کے پیش نظر بیعت کی اسی طرح حفاظت کرنی چاہئے کہ اس کی تمام شرائط ہماری آنکھوں کے سامنے رہیں۔ اور ہم اپنے آپ کو ان پر عمل پیرا کرنے کے مکلف سمجھیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو بیعت ہمارے لئے حقیقی بیعت ہوگی اور اس کی افادیت نہ صرف ہم پر ظاہر ہوگی بلکہ دوسروں پر بھی ظاہر ہوگی اور دوسروں پر اس افادیت کے اظہار کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ ہم ایک رنگ میں دعوت الی اللہ کر رہے ہیں کیونکہ دعوت زبانی بھی ہوتی ہے اور عملی بھی ہوتی ہے اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں زبانی دعوت اتنی موثر نہیں ہو سکتی جتنی عملی دعوت موثر ہو سکتی ہے۔ اگر ہم خود ان شرائط پر عمل کریں اور عمل کرتے ہوئے بہتر زندگی گزاریں اور ہماری زندگی کے بہتر ہونے کا ثبوت دوسروں کو بھی مل سکے تو یہ عملی دعوت الی اللہ ہوگی۔ عملی طور پر ہم دوسروں کو خدا تعالیٰ کے آستانے پر لانے والے بنیں گے۔ لوگ ہماری حالت دیکھ کر، ہماری زندگی کا انداز دیکھ کر، خود بخود یہ خواہش کریں گے کہ وہ بھی ایسی ہی زندگی گزاریں۔ اور اسی کا نام دعوت الی اللہ ہے۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ دعوت الی اللہ کی کامیابی کا راز ہی اس بات میں ہے کہ ہم جو کچھ دوسروں سے کہنا چاہتے ہیں اسے پہلے اپنی زندگی پر لاگو کر لیں اور ہماری زندگی پر ایسے اثرات مرتب ہوں کہ دوسرے لوگوں کو نظر آنے لگیں۔ جب وہ اثرات انہیں نظر آنے لگیں گے تو وہ بات جو ہم زبانی طور پر کہیں گے اس کا عملی نمونہ دیکھتے ہوئے وہ متاثر ہوں گے اور وہ ہماری دعوت الی اللہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوگی۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم بیعت کی شرائط کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی زندگی گزاریں اور اپنی زندگی میں تبدیلی کرتے ہوئے دوسرے لوگوں کو بھی اس بات پر مائل کریں کہ وہ خدا کے آستانے پر جھکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کی توفیق عطا فرمائے۔

خادم ہوں ہر اک شخص کا خدمت تو بتاؤ
یونہی مرے افکار پہ پہرے نہ بٹھاؤ
ہر شخص کی خدمت پہ کیا ہے مجھے مامور
بہتر تو یہی ہے کہ مرا ہاتھ بٹاؤ

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل انٹرنیشنل لندن 14 تا 20 مارچ 1997ء

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مصروفیات

اس کالم میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل پر پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کی جاتی ہے۔ گزشتہ ہفتے کی ڈائری درج ذیل ہے۔

ہفتہ 22 فروری 1997ء آج حضرت صاحب نے بچوں کی کلاس لی۔ تلاوت اور نظم کے بعد عنبرین خان نے بابرکت مہینہ کے تجربات پر انگریزی میں تقریر کی۔ آج کے پروگرام کی سب سے دلچسپ بات یہ تھی کہ بچوں نے عید کے موضوع پر انگریزی میں خود لکھی ہوئی نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ لبنیٰ اکبر کی نظم اول قرار پائی۔ عثمان مرزا نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے بارے میں خدائی خبر پر تقریر کی۔

اتوار 23 فروری 1997ء آج انگریزی دان احباب کے ساتھ انگریزی میں سوال و جواب کی مجلس منعقد ہوئی۔ اہم سوالات یہ تھے۔

☆ سوال پوچھا گیا کہ خدا تعالیٰ انسان کو گناہ کیوں کرنے دیتا ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ سوال اس طرح ہونا چاہئے کہ اگر خدا گناہ نہ کرنے دیتا تو کیا ہوتا۔ کیونکہ انسان سے پہلے گناہ نہ کرنے والے یعنی فرشتے تو موجود تھے ہی۔ اس لئے فرق صرف Choice اور No Choice کا ہے جو سزا اور جزا کا وارث بناتا ہے۔

☆ سوال کیا گیا کہ Timelessness کیا ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ Change ہی ٹائم ہے تبدیلی وقت کا دوسرا نام ہے۔ وقت صرف خدا تعالیٰ کے تعلق سے ہی رک سکتا ہے کیونکہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ کوئی مخلوق چیز Timeless نہیں ہو سکتی۔ مخلوق کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ وقت کے ساتھ وابستہ ہے اور اسے تبدیلی لازم ہے۔

☆ دین حق میں مرد اور عورتیں اکٹھے کیوں نہیں ہو سکتے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمارا مذہب ایک سائنٹیفک مذہب ہے۔ مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط سے سوشل ڈس آرڈر (Disorder) بے وفائی اور مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں Disciplined لوگوں کی خوشیاں کہیں زیادہ اچھی ہوتی ہیں۔

☆ گی آنا سے آئی ہوئی ایک خاتون نے سوال کیا کہ عید کیوں منائی جاتی ہے؟

حضرت صاحب نے اس سوال کے جواب میں وضاحت کے ساتھ انسانی فطرت میں خوشی منانے کی خواہش کو بیان فرمایا اور مختلف اقوام میں مختلف تہواروں مثلاً Harvest اور کرسمس وغیرہ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ عید بھی روزوں کی محنت کے بعد ایک خوشی منانے کا موقعہ خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو فراہم فرمایا ہے۔

☆ باپ کی وراثت جب بچوں میں تقسیم ہوگی اور پھر آگے ان کے بچوں میں تقسیم ہوگی تو اس طرح تو وہ کم سے کم تر ہوتی چلی جائے گی۔

اس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ ایسا نہیں بچے محنت کر کے اس میں کافی اضافہ کر دیتے ہیں۔

☆ عورت مرد سے مصافحہ کیوں نہیں کر سکتی؟

حضرت صاحب نے لمس سے پیدا ہونے والی محبت اور نفرت کی لہروں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ بدنتائج سے محفوظ رکھنے کے لئے اور برائی سے بچاؤ کی غرض سے اجازت نہیں دی گئی۔

☆ گی آنا کی خاتون نے کہا کہ میں ایسے گھر میں پیدا ہوئی جہاں یہ یقین رکھا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت ہوئے۔ حضرت صاحب نے کافی تفصیل کے ساتھ اس کا جواب دیا اور بتایا کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

☆ کیا دو رکعت نفل کسی بھی وقت پڑھے جا سکتے ہیں۔ یعنی ان اوقات میں بھی جن میں فرض نماز نہیں پڑھی جاتی؟

جواباً حضرت صاحب نے تین اوقات یعنی طلوع آفتاب' غروب آفتاب اور 12 بجے جب سورج سر پر ہو کسی بھی قسم کی نماز پڑھنے کی ممانعت بتائی۔ نیز بتایا کہ ان کے علاوہ عصر اور مغرب کے درمیان بھی نوافل پڑھنے منع ہیں۔

☆ بڑی عید کیا ہے؟

حضرت صاحب نے حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقعہ پر مینڈھا قربان کیا جاتا ہے اور انسانی قربانی جو اس واقعہ سے پہلے رائج تھی اسے روک دیا گیا۔ اور استعارۃً انسان کو اپنے نفس کو راہ خدا میں مینڈھے کی طرح قربان کرنے کا سبق دیا گیا ہے۔

سوموار 24 فروری 1997ء آج ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 178 ہوئی۔

منگل 25 فروری 1997ء آج حضرت صاحب نے ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 179 میں ترجمہ اور مختصر تشریح بیان فرمائی۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ کتاب سے مراد نظام کائنات ہے جس میں ریکارڈ محفوظ ہوتا ہے اور وہ بے خبر ہیں کہ اس ریکارڈ کے مطابق ہی ان کا حساب ہوگا۔

ہر منگل کے روز حضرت صاحب نے 15 منٹ کے لئے ہومیو پیتھی کے متعلق سوالات اور پیش آمدہ مسائل کے جواب کے لئے مخصوص کر رکھے ہیں۔ آج حضرت صاحب نے حاد اور مزمن بیماریوں کی تعریف دہرائی۔ مرگی اور دمہ کی وجوہات اور علاج پر مفصل اور سیر حاصل بحث فرمائی۔ اسی طرح سے Allergies بھی زیر بحث آئیں۔

بدھ 26 فروری 1997ء آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر 5 جو 9۔ اپریل 1994ء کو ریکارڈ کی گئی تھی نشر مکرر کے طور پر دکھائی گئی۔ کینسر کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ کینسر کی مختلف اقسام ہوتی ہیں اور ان کا علاج ممکن ہے کیونکہ (———) کا الٰہی قانون ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ اتنے مفید نسخہ جات کا اشتہار اس لئے نہیں دیا جاتا کہ ہر مریض کا مزاج مختلف ہوتا ہے اور جگہ اور ملک بدلنے سے بھی نسخے بدل جاتے ہیں۔ ایکونائٹ پر تفصیلی بحث ہوئی اور حضرت صاحب نے بتایا کہ ایکونائٹ اور رسٹاکس اسپرین کا نعم البدل ہیں۔ اور ایکونائٹ کے اور بہت سے اوصاف پر روشنی ڈالی۔

ایڈز کے ہومیو پیتھی علاج کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت صاحب نے بتایا کہ سلیشیا ایک لاکھ کی طاقت میں دی جائے تو حیرت انگیز اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت صاحب نے اس بیماری کے بعض مریضوں کی شفایابی کے تجربات کا تفصیلاً ذکر فرمایا اور بتایا کہ افریقہ میں یہ علاج کافی کامیاب ہو رہا ہے۔

جمعرات 27 فروری 1997ء ہومیو پیتھی کلاس نمبر 6 جو اپریل 1994ء کو ریکارڈ کی گئی تھی نشر کی گئی۔ آج حضرت صاحب نے پوٹنسی اور دوا کتنی بار اور کتنی مقدار میں کھانی چاہئے پر مفصل روشنی ڈالی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ماضی میں ہومیو پیتھس نے ذاتی استعمال سے دواؤں کے اثرات کو محسوس کر کے اپنے شاگردوں کو لکھوایا اور کئی نے اپنی جانیں بھی دیں جس کے لئے انسانیت ان کی ممنون احسان ہے۔ اس سلسلے میں ہنی من کے ذاتی تجربات بیان کئے۔ آج بھی ایکونائیٹ کا بیان جاری رہا۔ حضرت صاحب نے مریض کی مزاج شناسی اور مزاج کی تشخیص پر بہت زور دیا۔ سلفر اور سلیشیا کے فوائد بتائے اور ذیابیطس کی تباہ کاریوں کا جسمانی عضلات پر اثر وضاحت سے بیان فرمانے کے بعد ایک مفید نسخہ بھی بتایا جو قارئین کے لئے درج ذیل ہے۔

کلکیریا فاس' کالی فاس اور نیٹرم فاس X6 کی طاقت میں۔ ان کے علاوہ نیٹرم سلف الگ دی جائے۔ اوپر والی تینوں اکٹھی استعمال کی جائیں۔

جمعہ 28 فروری 1997ء آج اردو بولنے والے ملاقاتیوں کے ساتھ محفل سوال و جواب میں سوال کیا گیا۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ ایسا مقام ہے جہاں خدا کا عذاب نازل ہوا تھا۔ اس لئے جو آٹے وغیرہ گوندھے گئے ہیں انہیں پھینک دو اور جلد یہاں سے کوچ کرو۔ کیا ایسے مقام پر جانا منع ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا اول تو اس حدیث کی چھان بین ہونی چاہئے۔ کنوؤں میں جانور وغیرہ گر کر پانی خراب ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کلام الٰہی نے کھول کھول کر بیان فرمایا ہے کہ یہاں مغضوب لوگ رہتے تھے اور اب تم سکونت پذیر ہو۔ اس لئے حدیث کی تحقیق ہونی چاہئے۔

☆ ایک صاحب نے سوال کیا کہ موجودہ زمانہ میں اعصابی تناؤ کی بہت شکایت ہے۔ کون سی ہومیو پیتھی دوا مناسب ہوگی؟

حضرت صاحب نے فرمایا

(———) سب سے بڑا نسخہ ہے۔ بے چینی کی دو وجوہات غم اور خوف ہوتی ہیں۔ اور صاحب ایمان کے متعلق اللہ فرماتا ہے۔ (———)

☆ پاکستان کی نئی حکومت کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ جن کے رشتہ دار بیرون ملک ہیں وہ ایک ایک ہزار ڈالر پاکستان بھجوائیں۔ کیا اس کا فائدہ ہوگا؟

حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک اچھی سکیم ہے۔ نواز شریف صاحب کے اقدامات پر امید بندھی ہے کہ مسائل کے مرکز پر ہاتھ ڈال رہے ہیں۔ یہ معلوم نہیں کہ ان کے ساتھی وفا کریں گے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ پاکستان میں ایک ایسی صورت نکل آئی ہے کہ تجارت کو فروغ ہو سکتا ہے۔ اہم فیصلے کر رہے ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اگرچہ باہر کے ممالک میں احمدیوں کی تعداد نسبتاً کم ہے لیکن خدا کے فضل سے پہلے ہی پاکستان میں کافی رقوم بھیجتے ہیں۔ دیانتدارانہ رائے یہ ہے کہ سردست فیصلے مبنی بر انصاف ہیں اس لئے حمایت کے حق دار ہیں۔ آگے خطرہ ہے اس لئے دعا کرنی چاہئے کہ اگر دوبارہ بددیانتیوں میں ملوث ہو گئے تو پھر تباہ ہو جائیں گے۔ اس وقت ایک تائب وزیراعظم کی ضرورت ہے۔ اگر توبہ کریں اور توبہ کروالیں تو دائمی زندگی پا جائیں گے۔

☆ پاکستان کی نئی حکومت نے جمعہ کی چھٹی کے بجائے اتوار کو یوم تعطیل قرار دے دیا ہے اور مولویوں نے ملک بھر میں شور ڈال دیا ہے۔ حضرت صاحب کا کیا تبصرہ ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا کلام الٰہی میں پوری چھٹی کا ذکر نہیں آیا بلکہ ہدایت یہ ہے کہ نماز پڑھو اور پھر اپنی تجارتوں کی طرف واپس جاؤ۔ ہاں ذکر الٰہی جاری رہے۔ جمعہ کے دن تین گھنٹے کا ناغہ کر لیں جیسا کہ سپین اور اٹلی وغیرہ میں رواج ہے۔ ان ملکوں میں پھر لوگ رات کو دفتر جا کر ان گھنٹوں کو پورا کر لیتے ہیں۔ میں حکومت کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بھی جمعہ کے دن ایسا ہی کریں۔ حضرت صاحب نے یہ حقیقت بھی بیان فرمائی کہ جمعہ کی چھٹی کے نتیجے میں مسجدیں نہیں بلکہ جمعہ بازار اور پارک وغیرہ آباد ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جتنی لوٹ مار اور مار دھاڑ اس ملک میں ہوتی رہی ہے وہ جمعے کے دن ہی ہوتی تھی۔ حضرت صاحب نے تاکیداً یہ بھی فرمایا کہ ڈیٹی

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

خوش قسمت ہے وہ جو خدا تعالیٰ ن[illegible] پناہ پاتا ہے اور کون ہے جو بجز خدا تعالیٰ کے ا[illegible] آفات سے پناہ دے سکتا ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا کالم

میں اور میرے چار ساتھی جوڈیشنل لاک اپ میں تھے۔ ایک روز پولیس کے ایک اعلیٰ افسر ملنے آئے۔ ان کے ساتھ ایک مجسٹریٹ بھی تھے۔ ہماری "رہائش" تو اوپر کی منزل میں تھی۔ وہ نیچے ملاقات کے کمرے میں بیٹھے تھے۔ چنانچہ ہمیں نیچے لایا گیا اور انہوں نے ہماری خیریت پوچھی۔ زیادہ تر باتیں کرنے کا مجھی کو موقعہ ملا۔ میں نے اپنے کیریر کے متعلق کچھ تھوڑا بہت بیان کیا اور بتایا کہ کس طرح میں نائیجیریا گیا تھا اور پھر نائیجیریا کے اردگرد کئی ممالک میں بھی مجھے جانے کا موقع ملتا رہا۔ ویسے تو میں مڈل ایسٹ میں بھی کچھ دیر رہا تھا لیکن چونکہ کام کا آغاز مغربی افریقہ سے ہوا اس لئے اسی کا ذکر ہوتا رہا۔ مجسٹریٹ صاحب مجھ سے پوچھنے لگے کہ آپ نے تو یہاں کی عدالتیں بھی دیکھی ہیں اور بیرونی ممالک کی بھی آپ کو ان میں کیا فرق لگا۔ میں نے کہا عدالتوں کی عمارتیں تو آپس میں ایک دوسرے سے فرق کا اظہار نہیں کرتیں۔ جو لوگ ان عمارتوں میں بیٹھے ہیں وہ اگر اچھے ہوں تو عدالتیں اچھی ہیں۔ اور اگر وہ اچھے نہ ہوں تو عدالتیں اچھی نہیں ہیں۔ اور میرا خیال یہ ہے کہ چونکہ ساری دنیا میں انسانیت کی فطرت ایک ہی سی ہے یعنی انسانوں میں کچھ اچھے لوگ بھی ہیں اور کچھ برے بھی اس لئے ہر ملک میں کوئی عدالت اچھی بھی ہو سکتی ہے اور کوئی بری بھی۔ اگر عدالت کے کارکن اچھے ہیں تو عدالت اچھی ہے اور اگر عدالت کے کارکن اچھے نہیں ہیں تو یقیناً وہ عدالت اچھی نہیں ہے۔ اس لحاظ سے کسی ایک ملک کا کسی دوسرے ملک سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔ انسان بہرحال انسان ہے چاہے ایک ملک میں بستا ہو یا دوسرے ملک میں۔ وہ کچھ حیران سے ہوئے۔ شائد وہ چاہتے تھے کہ چونکہ پاکستان کی عدالت نے مجھے جیل بھجوایا ہے اس لئے میں پاکستان کی عدالتوں کے متعلق کوئی نازیبا الفاظ کہوں گا۔ لیکن یہ تو ممکن ہی نہیں تھا۔ میں خدا کے فضل سے انسانی نفسیات کا طالب علم ہوں اور سمجھتا ہوں کہ ساری دنیا میں انسان بستے ہیں اور جہاں کوئی اچھا انسان ہے وہ اپنے ادارے کو بھی نیک نامی دیتا ہے اور جہاں کوئی برا انسان ہے وہ اپنے ادارے کے لئے بدنامی کا باعث بنتا ہے۔ اور اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کس ملک کے ادارے اچھے ہیں اور کس ملک کے ادارے برے ہیں۔

تین چار سال کے بعد یہ بات اس لئے یاد آئی ہے کہ بعض لوگوں میں آپس میں گفتگو ہو رہی تھی پولیس کے محکمہ کے متعلق عوام الناس پولیس کی خامیاں بیان کر رہے تھے اور پولیس والے یہ کوشش کر رہے تھے کہ اپنا دفاع کیا جائے۔ اگرچہ بعض اوقات ان میں سے بعض

افسر اس بات کا بھی اظہار کرتے تھے کہ وہ کسی طرح بھی پوری طرح دفاع نہیں کر سکتے کیونکہ انسان انسان ہے اور انسان جس معاشرے میں رہتا ہے اس معاشرے کی پولیس اسی معاشرے جیسی ہوگی۔ معاشرے میں اچھے لوگ بھی ہیں اور برے بھی۔ اسی طرح پولیس میں اچھے لوگ بھی ہیں اور برے بھی۔ کہا یہ جا رہا تھا کہ پولیس کے متعلق کہا تو یہ جاتا ہے کہ وہ لوگوں کی حفاظت کے لئے ہے لیکن عوام الناس اس سے ڈرتے ہیں۔ ڈرتے کیوں ہیں اس کی وجوہات بیان کی جا رہی تھیں۔ یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ بعض اوقات کبھی کسی شخص کے ساتھ کوئی ایم۔ این۔ اے یا ایم۔ پی۔ اے نہ ہو تو اس کی شنوائی نہیں ہوتی۔ اور یہ بھی کہا جا رہا تھا کہ تھانوں میں بے گناہ کو گناہ گار ثابت کر دیا جاتا ہے اور گناہ گار کو بے گناہ۔ یہ ساری باتیں عوام الناس کی طرف سے آ رہی تھیں اور پولیس اپنا دفاع کر رہی تھی۔ جو باتیں عوام الناس کہہ رہے تھے ان میں بھی کسی حد تک سچائی تھی اور جس طرح پولیس دفاع کر رہی تھی وہ بھی بہت حد تک حقیقت پر مبنی تھا۔

لیکن یہ بحث سنتے سنتے مجھے یہ خیال آیا کہ آخر پولیس ہی کے متعلق کیوں یہ بحث کی جائے۔ دنیا کا ہر ادارہ ایسا ہے جس کے متعلق بحث کرتے ہوئے یہ باتیں کہی جا سکتی ہیں۔ آخر سب لوگ ایک جیسے نہیں ہیں۔ تعلیم کے محکمہ کو لے لیجئے۔ وہاں پر لکھے پڑھے لوگ ہوتے ہیں لیکن لکھے پڑھے لوگ بھی تو انسان ہی ہیں۔ وہ اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور برے بھی ہو سکتے ہیں۔ کسی اور محکمہ کو لے لیجئے وہاں پر بھی وہی حال ہے اصل بات یہ ہے کہ جب انسان انسانیت سے نیچے گرتا ہے تو اس میں برائی کا عنصر پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ کس محکمہ میں ہے یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ بعض محکموں میں یہ بات زیادہ نمایاں ہو کر نظر آتی ہے اور بعض محکموں میں کم۔ لیکن ہے ہر جگہ۔ چونکہ ہر جگہ انسان کام کرتے ہیں اور انسان اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور برے بھی۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ اگر انسان انسانیت سے گر جائے تو وہ شیطان بن جاتا ہے۔ اور اگر وہ انسانیت کو اوپر اٹھانا شروع کر دے تو وہ فرشتوں کے قریب جا پہنچتا ہے۔

پس یہ بحث کسی ایک محکمہ سے تعلق نہیں رکھتی۔ یہ بحث دراصل انسانیت سے تعلق رکھتی ہے۔ جو لوگ اچھے ہیں وہ ہر جگہ اچھے ہیں پولیس میں بھی اچھے ہیں محکمہ تعلیم میں بھی اچھے ہیں عدالتوں میں بھی اچھے ہیں اور اسی طرح باقی محکموں میں بھی۔ لیکن جو لوگ برے ہیں وہ ہر محکمہ میں برے ہیں۔ انہیں کسی محکمہ میں لگا دیجئے وہ اپنی برائی کا راستہ ڈھونڈ لیں گے اور اس پر عمل پیرا ہونا شروع کر دیں گے۔

اس کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ آغاز کار میں تو چند لوگ برے ہوتے ہیں لیکن آہستہ آہستہ یہ برائی پھیلنے لگتی ہے اور پھیلتے پھیلتے ان لوگوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے جو عام طور پر ان باتوں کو فی الواقع برا سمجھتے ہیں۔ آخر انسان آن۔

باقی صفحہ 6 پر

صاجزادی طیبہ صدیقہ صاحبہ بیگم نواب مسعود احمد خان صاحب

مکرمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ

میری پیاری چچازاد بہن سیدہ بشریٰ بیگم 22۔ مارچ کو اچانک وفات پا گئیں۔ اتنا اچانک یہ واقعہ ہوا ہے کہ دل کو یقین آتا ہی نہیں تھا۔ ان کا بلڈ پریشر کافی عرصہ سے بہت زیادہ تھا لیکن اس کے باوجود ہر وقت دین کے کاموں میں مصروف رہتیں تھیں۔ وہ لاہور کے ضلع کی صدر قریباً پندرہ سال سے تھیں۔ اس دن بھی کہیں دورے پر جانا تھا صبح کی عبادت کے لئے اٹھیں اور نہ معلوم کس وقت گر گئیں اور وفات ہو گئی۔ جب لجنہ اماء اللہ کی ممبرات انہیں لینے آئیں تو وفات ہو چکی تھی۔ ان کی تو ساری عمر کی دعائیں قبول ہو گئیں کہ خدا تعالیٰ چلتے پھرتے اپنے پاس لے جائے لیکن اولاد کے لئے تو یہ صدمہ بہت ہی سخت ہے۔

پندرہ سال سے وہ لاہور کے ضلع کی صدر تھیں۔ ہر حلقے کا دورہ گاؤں کے دورے۔ قصبات کے دورے اتنی محنت سے ان کی صحت کافی متاثر تھی۔ عزیزہ طوبیٰ کی شادی سے ایک دن پہلے ہم دونوں اکٹھی کئی گھنٹے بیٹھی باتیں کرتی رہیں بس وہ ہماری آخری ملاقات تھی۔ کہنے لگیں اس وقت بھی میرا بلڈ پریشر بہت اونچا ہے۔ اور اپنے بیٹے حسین احمد کے پاس کراچی جانے کا روگرام بنا رہی تھیں۔ جو خدا تعالیٰ کو منظور نہ تھا۔ میں اور سیدہ بشریٰ بیگم ہم عمر تھیں۔ ہمارے ابا جان حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اپنی سروس کے سلسلے میں دوسرے شہروں میں رہتے تھے۔ ہماری دونوں کی پیدائش کے بعد جب دونوں بھائی ملے تو ہمارے چچا جان حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے پوچھا کہ آپ نے اپنی بیٹی کا کیا نام رکھا ہے انہوں نے جواب دیا کہ رابعہ' کیونکہ میں چوتھی تھی۔ ہمارے ابا جان کے پوچھنے پر ہمارے چچا جان نے بھی اپنی چھوٹی بیٹی کا نام رابعہ بتایا کیونکہ وہ بھی چوتھی تھیں ایک بیٹی ان کی فوت ہو گئی تھیں۔ واپس جا کر دونوں کے والد نے اپنی اپنی بیٹی کا نام بدل دیا اور یوں ان کا نام بشریٰ رکھا گیا۔ میں نویں جماعت میں تھی جب ہم قادیان مستقل رہائش کے لئے آ گئے۔ یہاں سے ہماری دوستی شروع ہوئی۔ ہمارے ابا جان اور چچا جان کی فیملیز میں آپس میں بالکل سگے بہن بھائیوں والا پیار تھا۔ کئی کئی دن دونوں بہنیں آ کر ہمارے گھر رہتی تھیں۔ ہمارے چچا جان کو پکنکوں اور نہر پر لے جا کر تیراکی کروانے کا بہت شوق تھا اکثر نہر پر لے جاتے تھے۔ اس لئے وہ تیرنا بھی بہت اچھا جانتی تھیں۔ ہمارے چچا جان کا انتقال چونکہ جلدی ہو گیا تھا اس وقت گھر میں بڑی دونوں شادی شدہ لڑکیوں کے بعد بشریٰ ہی سب سے بڑی تھیں۔ انہوں نے اپنی والدہ کی بہت خدمت کی ہے۔ کیونکہ وہ بہت بیمار رہتی تھیں پھر قادیان میں

روزانہ صبح کے ٹائم حضرت اماں جان کے پاس چلی جاتی تھیں اور حضرت اماں جان کے کام کرتی رہتی تھیں اس طرح انہوں نے ایک لمبا عرصہ قریباً قادیان سے آنے تک حضرت اماں جان کی خدمت کی ہے۔ قادیان میں انہوں نے دینیات کی چھ کلاسیں پاس کر کے ملیمہ کی ڈگری لی ہوئی تھی۔ چھوٹی عمر سے [illegible] کر آخری جلسہ تک مستقل جلسہ سالانہ کا کام کیا ہے۔ میری چونکہ شادی ہو گئی تھی اس لئے میں صرف دو کلاسیں پڑھ سکی تھی۔ حدیث انہوں نے اپنی والدہ سے پڑھی۔ ایک دفعہ پاکستان آنے کے بعد پہلے سال جب لاہور کا جلسہ ہوا تھا۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب ہمارے ہاں فیصل آباد کچھ دن رہنے کے لئے آئے۔ سیدہ بشریٰ بیگم بھی آئی ہوئی تھیں۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی یہ عادت تھی کہ جو بھی پاس بیٹھا ہوتا اسے حدیث پکڑا دیتے کہ مجھے سناؤ حالانکہ آپ حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ اس طرح کبھی میرے سے حدیثیں سنتے کبھی بشریٰ بیگم سے ایک دن فرمانے لگے کہ میں نے جامعہ کے لڑکوں سے بھی حدیث کی کتابیں پڑھوائی ہیں جتنا صاف اور عمدہ تم دونوں پڑھتی ہو اتنا تو جامعہ کے لڑکے بھی نہیں پڑھتے۔ آج بھی جب ان کی یہ بات یاد آتی ہے تو ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔

بشریٰ بیگم کی شادی ربوہ بننے کے دوسرے سال ہوئی۔ ان کے میاں فوج میں تھے۔ اس لئے انہیں باہر ملنے اور دعوت الی اللہ کا بہت موقع ملتا رہا۔ ایک دفعہ میں ان کے ہاں ایبٹ آباد گئی ہوئی تھی ان کی کوٹھی کے دوسرے پورشن میں جو فیملی رہتی تھی وہ بہت مخالف تھے میری یہ بہن انہیں ہمیشہ کچھ نہ کچھ کھانے وغیرہ کی صورت میں بھیجتی رہتی تھیں تاکہ اس طرح انہیں دعوت الی اللہ کا موقعہ مل جائے۔

ان کے میاں کی چونکہ مستقل جاب نہیں تھی اس لئے ریٹائرمنٹ ہو گئی اس کے بعد انہیں کافی پریشانیاں اور تکلیفیں آئیں لیکن انہوں نے بڑے ہی صبر اور حوصلے سے اس وقت کو گزارا خوددار حد سے زیادہ تھیں بچوں کی بہترین پرورش کی۔ وہ اگر چاہتیں تو اپنے بیٹوں کو دنیاوی لائنوں میں ڈال سکتی تھیں لیکن ہمیشہ وقف کی بات کان میں ڈالی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں بیٹے ہی وقف ہیں۔

ہمارے چچا جان اپنی ہمشیرہ حضرت اماں جان کے رضاعی بیٹے بھی تھے۔ اس لئے حضرت اماں جان ان سے بیٹوں والا سلوک کرتی تھیں اور ان کی ساری اولاد سے بھی بے انتہا محبت کرتی تھیں ایک واقعہ لکھ رہی ہوں۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم کو اپنے دونوں ماموؤں سے بہت محبت تھی۔ اور ان کی اولاد سے بھی۔ ایک دفعہ جب وہ ہمارے گھر میں تھیں انہیں علم ہوا کہ بشریٰ کو کسی دعوت میں انوائٹ نہیں کیا گیا۔ نہ معلوم بلاوا نہیں پہنچا تھا یا دعوت ہی تھوڑے لوگوں کی تھی۔ میں نے آپ کو اپنی اس بہن کے لئے آنسوؤں سے روتے ہوئے دیکھا ہے کہ انہیں کیوں نہیں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

ملک محمد احمد ثاقب

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب

میرے دادا کا اسم مبارک محمد عبداللہ تھا۔ آپ نے بچپن میں ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار مولوی خدایار صاحب سے حاصل کی۔ پھر بلوغت کے قریب پہنچنے پر آپ تحصیل علم کے لئے گھر سے نکل پڑے اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں جاکر مشہور علماء سے علم حاصل کیا۔ اور آپ نے علم کلام الٰہی اور حدیث۔ منطق اور فلسفہ اور فقہ اور صرف و نحو میں کمال حاصل کیا۔ اس وجہ سے آپ کو علماء اہلحدیث میں چوٹی کے علماء میں شمار کیا جاتا تھا۔

علماء اہلحدیث میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے جو اہلحدیث کے سرکردہ علماء میں سے تھے ایک انجمن اہلحدیث بنائی جس میں انہوں نے مولوی صاحب کو بھی ممبر بنایا۔ آپ کے علمی مضامین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ماہوار رسالہ اشاعت السنہ میں نکلنے لگے۔ جس کی وجہ سے آپ کی شہرت عام ہوگئی۔

ان دنوں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بڑی شہرت ہو رہی تھی۔ آپ نے اپنے ایک لڑکے کے متعلق بتایا کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ وہ حسن احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ اور ظاہری و باطنی علوم سے پر کیا جائے گا۔ اسیروں کی رستگاری کریگا۔ وغیرہ۔ ضلع گورداسپور کے تھہ غلام نبی کے گاؤں والوں نے آپ کو بلایا اور کہا کہ قادیان یہاں سے قریب ہے وہاں ایک شخص مرزا غلام احمد نے اس قسم کا دعویٰ کیا ہے۔ وہاں چل کران سے اس بارہ میں مناظرہ کیا جائے آپ نے وہاں جاکر حضرت مرزا غلام احمد صاحب سے اس بارہ میں مناظرہ کیا۔ اور سوال کیا کہ آپ نے جو ایک لڑکے کی پیدائش کے بارہ میں پیش خبری کی ہوئی ہے وہ بالکل غلط ہے۔ بدیں وجہ کہ آپ کی پیش خبری کے بعد آپ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی جو پیش خبری کے خلاف ہے۔ پھر آپ نے دوبارہ اشتہار دیا کہ میرے ہاں ایسی صفات والا لڑکا ضرور پیدا ہوگا چنانچہ آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو کہ جلد فوت ہوگیا۔ یہ آپ کی پیش خبری کے غلط ہونے کی دلیل ہے۔

حضرت بانی سلسلہ نے اس کے جواب میں بعض دلائل دیئے اور فرمایا کہ میں نے کب کہا تھا کہ وہ لڑکا جو میرے ہاں پیدا ہونے والا ہے وہ اس سال ہو جائیگا۔ وہ لڑکا ہوگا اور ضرور ہوگا مگر حضرت مولوی صاحب کی تسلی نہ ہوئی اور وہ ناکام واپس آگئے۔ یہ غالباً 86-1885ء کا واقعہ ہے۔

پھر حضرت مولوی صاحب 1902ء میں قریباً اکیس سوال نوٹ کرکے مناظرہ کی غرض سے قادیان پہنچے۔ حضرت بانی سلسلہ جو اس وقت بیت مبارک میں تشریف فرما تھے۔ اور شہ نشین پر بیٹھے ہوئے تھے اور اپنے پاؤں نیچے لٹکائے ہوئے تھے۔ حضرت مولوی صاحب نے حضرت صاحب کے پاؤں دبانا اور ہاتھ پھیرنا شروع کردیا۔ لوگ یہ سمجھے کہ یہ شخص خادم ہے اور خدمت کی غرض سے پاؤں دبا رہا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد حضرت بانی سلسلہ نے مولوی صاحب کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ مولوی صاحب خدا کے پیاروں کا امتحان کرنا اچھا نہیں ہوتا۔ اس پر لوگ متعجب ہوئے۔ اور مولوی صاحب نے یقین کرلیا کہ یہ شخص واقعی راستباز معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ مولوی صاحب کا حضرت صاحب کا پاؤں دبانا در حقیقت امتحانی رنگ میں ہی تھا۔ کیونکہ آپ نے ایک حدیث میں پڑھا ہوا تھا کہ آنے والے کے پاؤں میں پہ نہیں ہوگا۔ یعنی پاؤں کے تلوے ہموار ہونگے۔ چنانچہ پہ دیکھنے کی غرض سے مولوی صاحب آپ کے پاؤں دبا رہے تھے۔

اس کے بعد حضرت مولوی صاحب نے اپنے نوٹ کردہ سوالوں میں سے سوال کئے جن کے حضرت بانی سلسلہ نے جواب دیئے اس کے بعد حضرت مولوی صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے دعویٰ کو قبول کرلیا اور اسی وقت بیعت کرلی۔ یہ 1902ء کا زمانہ تھا۔ آپ بیعت کرکے واپس تشریف لے آئے۔ چونکہ دادا صاحب نہایت جید اور بے مثل عالم تھے۔ اور حضرت بانی سلسلہ کو قبول کرنے سے قبل علاقے کے سب لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ اگر مولوی محمد عبداللہ صاحب حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کو قبول کرلیں اور بیعت کرلیں تو ہم سب لوگ بیعت کرلیں گے۔ جب حضرت مولوی صاحب بیعت کرکے واپس تشریف لائے تو آپ نے آتے ہی دعوت الی اللہ کا سلسلہ شروع کردیا۔ تو سب لوگ آپ کے دشمن ہو گئے۔ اور آپ کو قتل کرنے کے منصوبے کرنے لگے۔ چنانچہ ماجھی بلوچ جو کہ غالباً بھوئیہ آسل ضلع لاہور کا رہنے والا تھا۔ اور آپ کے معتقدین میں سے تھا۔ آپ کی بیعت کا ذکر سن کر آگ بگولہ ہوگیا۔ اور ایک آدمی کو اونٹنی پر سوار کرکے موضع بھینی جو کہ مولوی صاحب کی جائے رہائش تھی بھیج دیا۔ کہ آپ جاکر مولوی صاحب کو کہیں کہ ماجھی بلوچ آپ کو ملنا چاہتا ہے۔ میں آپ کو لینے آیا ہوں۔ موضع بھینی کے قریب ایک بہت بڑی رکھ ہے جس کا رقبہ قریباً بارہ میل ہے۔ اس نے ڈاچی والے کو ہدایت کی کہ وہ مولوی صاحب کو ڈاچی پر سوار کرکے رکھ کے راستے لائے۔ اور راستہ میں ہی رکھ میں قتل کرکے وہاں پھینک آئے۔ مگر حضرت مولوی صاحب کی فراست نے اس کی باتوں سے یہ سمجھ لیا کہ اس شخص کی نیت خراب ہے۔ آپ نے اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا کہ اس وقت میں آپ کے ساتھ نہیں جاسکتا۔ پھر کسی وقت فرصت ملنے پر آسکوں گا۔ چنانچہ وہ خالی واپس آگیا۔ چند دنوں کے بعد ماجھی نے آپ کو پیغام بھیجا کہ آپ خوش قسمت تھے کہ ڈاچی والے کے ساتھ نہ آئے۔ ورنہ وہ اس روز آپ کو قتل کرکے رکھ میں پھینک دیتا۔

غرض اور بہت سے لوگ آپ کو قتل کرنے کے درپے ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کے حملوں سے محفوظ رکھا۔

ہاں بہت سے لوگ سعادت مند بھی ہوتے ہیں آپ دیوانہ وار علاقہ میں دعوت الی اللہ کی غرض سے پھرتے رہتے اور آپ کے اہلحدیث کے زمانہ میں جہاں جہاں اہلحدیث کی جماعتیں تیار ہوئی تھیں وہاں وہاں جاکر انکو دعوت الی اللہ کرتے رہتے۔ جو سعید تھے وہ مان لیتے اور بعض مخالفت پر تل جاتے۔

میرے والد صاحب مکرم مولوی حکیم محمد عبدالعزیز صاحب کا بیان ہے کہ 1904ء میں جبکہ طاعون کا دور دورہ تھا ہمارے موضع بھینی میں بھی طاعون کا سخت حملہ ہوگیا۔ اور روزانہ چودہ چودہ پندرہ پندرہ آدمی مرنے لگے۔ انہی دنوں والد صاحب بھی دعوت الی اللہ میں مصروف تھے۔ خدا کی قدرت کہ آپ بھی طاعون میں مبتلا ہوگئے اور ایک دو دن کے بعد خاکسار اور میرے بڑے بھائی مولوی عبدالرحمان صاحب دونوں طاعون سے بیمار ہوگئے۔ اور گلٹیاں نمودار ہوگئیں اور گلٹیوں میں بڑی درد ہونے لگی۔ مخالفین یہ سنکر کہ احمدیوں کو بھی طاعون ہوگئی ہے یہ اعتراض کرنے لگے کہ اگر سلسلہ احمدیہ سچا ہوتا۔ تو یہ طاعون سے بیمار نہ ہوتے۔ اس پر والد صاحب نے اور ہم نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرنی شروع کردیں کہ اے خدا تو ہمیں شفا کامل عطا فرما اور اپنے سلسلہ کو اس الزام سے نجات بخش چنانچہ دعا کرتے کرتے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ طاعون شیطان کے چوکوں میں سے ایک چوکا ہے۔ اور ساتھ ہی دعا سکھلائی کہ اے میرے رب میں تیرے نام کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں شیطان کے چوکوں سے اور اس بات سے بھی پناہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے قریب آئیں۔ اس پر والد بزرگوار نے ہمیں ہدایت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے طاعون سے نجات پانے کا علاج بتلادیا ہے۔ آپ یہ دعا پڑھ کر اپنے ہاتھ پر پھونک مار کر گلٹیوں پر پھیرتے جائیں۔ اس پر یقیناً اللہ تعالیٰ جلد تر شفا بخشے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہم تینوں طاعون سے شفایاب ہوگئے۔ اور مخالفین حیران رہ گئے کہ ہم میں سے جو شخص بیمار ہوتا ہے وہ تو مرجاتا ہے۔ مگر یہ احمدی تینوں ہی بیمار ہوئے اور تینوں ہی شفایاب ہوگئے۔ چنانچہ اس کو دیکھ کر بہت سے غیر احمدی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔

1906ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مولوی صاحب مولوی امام الدین صاحب کو ہمراہ لے کر قادیان دارلامان میں پہنچے وہاں جاتے ہی مولوی امام الدین صاحب کو سخت بخار ہوگیا۔ اور وہ جلسہ میں شریک نہ ہوسکے۔ جلسہ سے فراغت پانے کے بعد حضرت بانی سلسلہ اتفاقاً مہمان خانہ میں تشریف لائے تو حضرت مولوی صاحب نے حضرت صاحب کے سامنے ان کی بیماری کا ذکر کیا اور پکڑ کر مولوی امام الدین صاحب کو حضرت بانی سلسلہ کے سامنے کھڑا کر دیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مولوی امام الدین صاحب کی پشت پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ اور فرمانے لگے اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔ حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب اور مولوی امام الدین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پشت پر ہاتھ پھیرتے جاتے تھے تو ساتھ ہی بخار بھی اترتا جاتا تھا۔ یہ حضرت بانی سلسلہ کا شفا کے متعلق عظیم الشان نشان تھا۔ جو اس وقت ظاہر ہوا۔

آپ موضع آنبہ کالیہ ضلع شیخوپورہ جہاں پہلے آپ کے ذریعہ جماعت اہل حدیث تیار ہوئی تھی۔ وہاں جانے کے لئے گھر سے نکل پڑے۔ راستہ میں ہی سخت بارش ہوگئی۔ بھیگتے بھیگتے جب دس بارہ میل کا سفر کرکے وہاں پہنچے وہاں ایک چوہدری مبارک احمد صاحب جو بہت زیرک اور متقی آدمی تھے۔ ان کو جاکر ملے۔ وہ بڑی محبت سے پیش آئے۔ اور مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ آپ اس حالت میں کیسے تشریف لائے۔ آپ نے ان کو دعوت الی اللہ کی چنانچہ وہاں کے اکثر لوگوں نے بیعت کرلی۔ اس طرح آپ کی بیعت سے قریباً تین صد احباب نے بیعت کی اور اس طرح 1920ء میں آپ کی وفات ہوگئی۔

OOO

واقفین نو کو خوش اخلاق بنانا چاہئے

O حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع خطبہ 89-2-17 میں فرماتے ہیں۔

واقفین بچوں کے اخلاق پر خصوصیت سے توجہ کی ضرورت ہے۔ انہیں خوش اخلاق بنانا چاہئے۔ ایک تو اخلاق کا لفظ ہے جو زیادہ گہرے خصائل سے تعلق رکھتا ہے اس کے متعلق میں پہلے کئی دفعہ بات کرچکا ہوں لیکن ایک اخلاق کا معنی عرف عام میں انسان کی میل جول کی اس صلاحیت کو کہتے ہیں جس سے وہ دشمن کم بناتا ہے اور دوست زیادہ۔ کوئی بد مزاج انسان اچھا واقف زندگی ثابت نہیں ہوسکتا۔ اور کوئی خشک مزاج انسان ملاں تو کہلا سکتا ہے، صحیح معنوں میں روحانی انسان نہیں بن سکتا۔"

اپنے بچوں کو خوش اخلاق ان معنوں میں بنائیں کہ میٹھے بول بول سکتے ہوں۔ لوگوں کو پیار سے جیت سکتے ہوں۔ غیروں اور دشمنوں کے دلوں میں راہ پاسکتے ہوں۔ اعلیٰ سوسائٹی میں سرایت کرسکتے ہوں کیونکہ اس کے بغیر نہ تربیت ہوسکتی ہے نہ (دعوت الی اللہ) ممکن ہے۔ بعض مربیان کو اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت عطا فرمائی ہے اس لئے اپنے ملک کے بڑے سے بڑے لوگوں سے جب وہ ملتے ہیں تو تھوڑی سی ملاقات میں وہ ان کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے (دعوت الی اللہ) کی عظیم الشان راہیں کھل جاتی ہیں۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق کے خلاف اقوام متحدہ کے الزامات

اقوام متحدہ کے انسپکٹر پچھلے 6 سال کے عرصے میں چن چن کر عراق کا اسلحہ اور گولہ بارود ہی نہیں بلکہ اسلحہ کی تیاری کے مراکز بھی تباہ کر چکے ہیں۔ اب عراق چاہے بھی تو کئی برس تک اسلحہ کے میدان میں دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اقوام متحدہ کے افسران کا کہنا ہے کہ عراق کے پاس اب بھی کیمیاوی ہتھیار ہیں۔ جب اقوام متحدہ کے کسی ادارے کی طرف سے اس قسم کا بیان سننے کا موقع ملتا ہے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اقوام متحدہ نہیں بلکہ امریکہ بول رہا ہو۔ غیر جانبدار عالمی ادارے کا یہ مقام ہی نظر نہیں آتا کہ وہ اہم معاملات پر یکطرفہ رائے اختیار کرے۔

عراق کو غیر مسلح کرنے کے عمل میں اقوام متحدہ کی اسلحہ تلف کرنے کی ٹیم کے سربراہ رالف ایکولیس اپنی ٹیم کے ہمراہ گزشتہ روز بغداد پہنچ گئے۔ جہاں انہوں نے نائب وزیر خارجہ مشرق عزیز اور دیگر اعلیٰ عراقی حکام سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا عراق اب بھی علاقہ کے لئے خطرہ ہے۔ کیونکہ اس کے پاس اب بھی کیمیاوی اور جراثیمی ہتھیاروں کے ذخیرے موجود ہیں۔ جنہیں وہ چاہے تو جنگ میں استعمال کر سکتا ہے۔

مسٹر رالف نے کہا کہ عراق نے ابھی تک 38 سو کلوگرام اعصابی گیس بھی تلف نہیں کی۔ اور وہ کسی وقت بھی ان تباہ کن ہتھیاروں سے حملہ کر سکتا ہے۔

دوسری طرف عراق کا کہنا ہے کہ خلیجی جنگ کے بعد اس نے اپنی تمام زہریلی گیس تلف کر دی تھی۔ چیف انسپکٹر کا کہنا ہے کہ بغداد کے کیمیائی اور جراثیمی ہتھیاروں کے متعلق ابھی بھی سنگین مسائل کا سامنا ہے۔

OOO

زائر کے باغیوں اور حکومت میں مذاکرات

وسطی افریقہ کی ریاست زائر کی متحارب پارٹیوں کے درمیان جنوبی افریقہ کے شہر پریٹوریا میں امن بات چیت شروع ہو گئی ہے۔ اس اجلاس کی صدارت اقوام متحدہ کے ایلچی محمد ساہنون اور جنوبی افریقہ کے نائب وزیر خارجہ عزیز پاہاد مشترکہ طور پر کر رہے ہیں۔ زائر کے صدر موبوتو سیسے سیکو کی نمائندگی زائر کے وزیر خارجہ کمانڈا وا کمانڈا کر رہے ہیں جبکہ باغی جنرل لارینٹ مذاکرات میں شریک ہیں سینیئر سفارت کاروں کا خیال ہے کہ اس بات چیت میں زائر میں جنگ بندی ہونے کا قوی امکان ہے۔

حکومت بنانے کے لئے کانگرس کی کوششیں

بھارت کے سیاسی بحران کو حل کرنے کے لئے کانگرس نے ایک نیا طریق اختیار کیا ہے۔ کانگرس آئی جس نے گاؤڑا حکومت کی حمایت ختم کر کے اس بحران کو جنم دیا ہے اب یہ کوشش کر رہی ہے کہ وہ دوسری سیاسی جماعتوں کے ساتھ مل کر حکومت بنا لے۔ کانگرس کے صدر نے نئی دہلی میں ایک نیوز کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ 11۔ اپریل کے بعد ان کی پارٹی حکومت بنانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ انہوں نے کانگرس آئی اور یونائیٹڈ فرنٹ کے درمیان کسی سیاسی مفاہمت کے امکان کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہماری پوزیشن مستحکم ہے۔ دیو گاؤڑا پارلیمنٹ سے اعتماد کا ووٹ حاصل نہیں کر سکیں گے۔

کانگرس کے صدر سیتا رام کیسری نے گزشتہ روز مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ جیوتی باسو سے ملاقات کی اور صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔

دریں اثناء بھارت میں سیاسی تعطل دور کرنے کے لئے کوششیں جاری ہیں۔ گزشتہ روز لوک سبھا میں سب سے زیادہ سیٹیں حاصل کرنے والی سیاسی جماعت ہندو فرقہ پرست پارٹی بھارتیہ جنتا پارٹی کی قومی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔

باوثوق ذرائع کے مطابق متحدہ محاذ کی طرف سے کانگرس سے درخواست کی جائے گی کہ وہ حمایت واپس لینے کے فیصلے پر نظر ثانی کرے اور اختلافات دور کرنے کے لئے ایک مشترکہ کمیٹی کے قیام پر اتفاق رائے کر لے۔

مخلوط بھارتی حکومت کے ذرائع نے بتایا ہے کہ وہ اپنے اتحادیوں کے ساتھ صلح کی کوشش کر رہی ہے۔ تاکہ آئندہ ہفتے حکومت کو برطرفی سے بچایا جا سکے۔ یونائیٹڈ فرنٹ کا کہنا ہے کہ وہ کانگرس آئی کے ساتھ غلط فہمیاں دور کرنے کے خواہش مند ہیں اور اس میں اسے کامیابی حاصل ہو جائے گی۔

بھارتی سیاست کا اونٹ آئندہ ہفتے تک کس کروٹ بیٹھے گا ابھی اس بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے۔ تاہم اگر گاؤڑا حکومت ٹوٹ گئی تو اقتدار کانگرس کو ملنا بھی قرین قیاس نہیں ہے۔ پھر عام انتخابات ہی ہوں گے۔ جو مئی میں ہو سکتے ہیں۔

OOO

یورپ کی مشترکہ کرنسی؟

یورپی یونین کے سمجھوتے کے مطابق 1999ء تک تمام یورپی ممالک میں مشترکہ کرنسی رائج کر دی جائے گی۔ اس کرنسی کا نام یورو کرنسی ہو گا۔

یورپ کے وزرائے خزانہ کا اجلاس گزشتہ روز ہوا۔ جس میں اس بارے میں غور کیا گیا اور پیش آمدہ مشکلات کا حل تجویز کرنے پر بحث ہوئی۔ یورپ کے ممالک میں سے برطانیہ وہ ملک ہے جو مشترکہ کرنسی کا بڑا مخالف ہے۔

OOO

بقیہ صفحہ 4

انسان ہے۔ بدل سکتا ہے۔ اچھا ہو تو برا بن سکتا ہے۔ برا ہو تو اچھا بن سکتا ہے۔ لیکن محکموں میں جا کر بروں کا اچھا بننا ذرا مشکل ہے اور اچھوں کا برا بننا آسان۔

پس ہمیں انسانیت کی طرف غور کرنا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا یہ کرنی چاہئے کہ وہ انسانوں کو انسانیت سے نیچے نہ گرنے دے کیونکہ اگر وہ انسانیت سے نیچے گریں گے تو جہاں کہیں بھی ہوں گے وہ برے کام کریں گے۔ محکمے بھی بدنام ہیں لیکن محکمے اس لئے بدنام ہیں کہ ہم انسانی نفسیات پر غور نہیں کرتے ورنہ دیکھا جائے محکمے خراب نہیں ہیں۔ انسان اچھے بھی ہیں اور خراب بھی ہیں کسی محکمے میں خراب انسان زیادہ ہوں تو ان کی خرابی نمایاں ہو جاتی ہے۔ اچھے انسان ہوں تو ان کی اچھائی زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے۔ اگرچہ یہ ہوتا بہت کم ہے کہ اچھائی زیادہ نمایاں ہو۔ سفید چادر پر ذرا سا داغ پڑ جائے تو اگرچہ ساری چادر سفید ہوتی ہے وہ داغ زیادہ سامنے آتا ہے۔

پس آیئے ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم اچھے کردار کا اظہار کریں کسی محکمے میں ہوں۔ ہم پولیس میں ہوں۔ ہم عدالت میں ہوں۔ ہم محکمہ تعلیم میں ہوں ہم کسی اور محکمہ میں ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دل میں خدا خوفی پیدا کرے اور ہم اچھے کردار کا اظہار کرتے ہوئے اپنی بھی نیک نامی کا باعث بنیں اور اپنے ادارے کی بھی' ادارہ خواہ کوئی بھی ہو۔

(ن-س)

OOO

بقیہ صفحہ 4

بلایا گیا۔ بے انتہا دعائیں کرنے والی اور آخری شب کی عبادت بجا لانے والی تھیں۔ انہیں دعائیں کرتے ہوئے اور اس کا ثمر ملتے بھی دیکھا ہے ان کی بیٹی کے شروع حمل میں غلطی سے ایکسرے ہو گیا وہ نائیجیریا میں تھیں۔ ڈاکٹر کہتے تھے کہ ایکسرے شروع میں ہونے سے بچہ ابنارمل ہو جاتا ہے۔ میں نے انہیں اس بچی کے لئے ایسی گریہ و زاری اپنے خدا کے حضور کرتے دیکھا ہے بتا نہیں سکتی۔ جس کا انعام خدا تعالیٰ کی طرف سے صحت مند بچی کی صورت میں ملا۔

ان کی دوسری بیٹی جوانی میں ہی ایک رات بیمار رہ کر وفات پا گئی۔ بیمار ہونے پر اسے سی ایم ایچ پنڈی میں داخل کیا۔ مجھے کسی نے بتایا کہ وہ ساری رات کمرے میں ٹہلتی رہیں اور دعائیں کرتی رہیں بار بار بچی کو دیکھتی تھیں۔ صبح کے وقت خدا تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوئی تو بڑے ہی حوصلہ اور صبر کا نمونہ دکھایا۔

انہیں اپنے بھائی سید داؤد احمد سے بہت محبت تھی۔ ان کی وفات کے .. ایک دن مجھے بتایا کہ میں ان کی آخری بیماری میں یہ دعا کرتی رہی کہ "الٰہی میری زندگی انہیں عطا کر دے" اس کے دوسرے دن کہتی تھیں کہ میری کچھ طبیعت خراب ہوئی تو میں یہ سمجھ کر خوش ہوئی کہ شاید خدا تعالیٰ نے میری دعا سن لی۔ لیکن آخر خدا تعالیٰ کی تقدیر بھائی کے متعلق پوری ہوئی۔

ان کی وفات کے بعد ان کی کوٹھی میں جس کا صحن بہت بڑا ہے بہت لوگ جمع تھے کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی اور باہر بے انتہا موٹریں کھڑی تھیں۔ ساتھ کی کوٹھیوں والے غیر از جماعت لوگ حیران ہو کر پوچھتے تھے کہ یہ کون تھیں جس کی وفات پر اتنا ہجوم ہے۔ اس سے پہلے تو ہمیں اس بات کا علم نہیں تھا۔ لاہور سے تقریباً ساری مرکزی لجنہ کی ممبرات انہیں رخصت کرنے ان کے ساتھ آئی تھیں۔

خدا تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت سے ڈھانپ لے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے خدا تعالیٰ ان کے میاں اور بچوں کو صبر عطا فرمائے۔ اور ان کے دونوں بیٹوں کو خدمت دین صحیح رنگ میں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان سب کا خود حافظ ہو۔

OOO

آپ کا خط ملا

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب سابق مربی امریکہ ربوہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

انسان کی زندگی میں بعض مواقع ایسے آتے ہیں کہ اس کے لئے مشکل ہو جاتا ہے کہ دو راہوں میں سے جو اس کے سامنے موجود ہوں وہ کون سا راستہ اختیار کرے۔ جو آئندہ زندگی میں اس کے لئے مفید ہو۔ بعض دفعہ اس کی زندگی کا یہ موڑ ایک لحاظ سے اتفاقیہ طور پر اس کے راستہ میں آ موجود ہوتا ہے۔ اور وہ غیر ارادی طور پر پیش آمدہ راہوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے پر مجبور ہوتا ہے قدرت کی طرف سے یہی راستہ اس کے لئے مقدر ہوتا ہے۔ اور اس کے پیچھے مشیت الٰہی کار فرما ہوتی ہے۔ انسان اس راستہ کا انتخاب خود کرتا ہے۔ غیر شعوری طور پر۔ لیکن حقیقتاً اس کے حق میں اس کا اچھا ہونا یا نہ ہونا صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہی ہوتا ہے۔ اس نظریہ کو بھی اپنی زندگی میں پیش آنے والے ایک موڑ کے حوالہ سے واضح کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

میرے والد اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ میرے لڑکپن میں ہی انتقال فرما گئے۔ اہل حرفہ بزرگ' متوسط درجہ سے تعلق رکھنے والے۔ ان کی وفات پر میری اور میری بہنوں کی حضرت والدہ ماجدہ سمیت کی سرپرستی میری ننھیال اور ددھیال دونوں ہی بخوشی قبول کرنے کو تیار تھے۔ میری والدہ کو اپنے بھائی حضرت مستری فیض احمد صاحب جمونی جنہیں حضرت بانی سلسلہ کا رفیق ہونے کی سعادت حاصل تھی سے بہت ہی محبت اور عقیدت تھی۔ ادھر میرے تایا احمدیت کے مخالف تو نہ تھے لیکن مؤید بھی نہ تھے۔ بہرحال میری والدہ نے یہی فیصلہ کیا کہ وہ اپنے بھائی کی تولیت میں ہی رہے گی۔ اور اپنے بچوں کو احمدیت کی آغوش میں ہی پروان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چڑھائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے فیصلہ میں برکت ڈالی چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی اولاد بلکہ اولاد در اولاد اور خدا کرے کہ یہ سلسلہ تا قیامت چلتا رہے اپنے رنگ میں احمدیت کی جس طرح اور جتنی خدمت ہو سکے کرتی رہے۔ المختصر اگر زندگی کے اس پہلے موڑ پر صحیح فیصلہ نہ ہوتا۔ تو میری دین و دنیا کی کیفیت وہ نہ ہوتی جو اس وقت ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمود احمد خان لودھی صاحب کی اہلیہ محترمہ عزیزہ خورشید صاحبہ برین ہیمبرج کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں ان کی شفایابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم احمد طاہر صاحب دفتر مشیر قانونی کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ جانے سے چل پھر نہیں سکتی اور نظر پر بھی اثر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم میاں محمد اکبر صاحب بعارضہ دل بوسٹن امریکہ کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب سلسلہ سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد اعظم صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ کی اہلیہ صاحبہ کا مورخہ 97-4-6 کو پتے کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ دختر سید احمد علی شاہ صاحب انبالوی زوجہ مکرم محمد نور الدین اجمل صاحب آف گولیکی مورخہ 97-4-4 اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئیں۔ آپ حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب کی بھاوج اور مکرم سید عبد الشکور ظفر صاحب گولیکی ضلع گجرات کی والدہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری منیر احمد صاحب باجوہ نمبردار چک نمبر 30/11-L چیچہ وطنی ضلع ساہیوال مورخہ 97-4-5 کو حرکت قلب بند ہو جانے سے اچانک وفات پا گئیں۔ اگلے روز مورخہ 97-4-6 کو ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں بیت المبارک میں ظہر کے بعد مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری رشید الدین صاحب نے دعا کروائی۔ موصوفہ کے درجات کی بلندی اور بچوں کو حوصلہ وصبر کے لئے دعا کی درخواست ہے

امداد طلباء

○ آج کل سالانہ امتحانات کے بعد مستحق اور ضرورت مند طلباء کی طرف سے نئی کتب وغیرہ کا بہت زیادہ مطالبہ ہوتا ہے صدر انجمن احمدیہ کے تحت چلنے والا منصوبہ "امداد طلباء" مشروط بامد ہے جس کے تحت طلباء کی اس ضرورت کو پورا کیا جاتا ہے۔ لہذا احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ تاکہ رقم کی کمی کی وجہ سے طلباء کی تعلیم متاثر نہ ہو۔

(نگران امداد طلباء)

بقیہ صفحہ 3

کمشنرز کو سچ بولنے کی عادت پر دوام اختیار کرنے کی ہدایت ہونی چاہئے۔

☆ حضرت لوط کی قوم پر عذاب اور سورہ الذاریات میں ایک گھر کے بچائے جانے کا ذکر ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟

☆ کل کی خبروں میں یہ خبر آئی ہے کہ ایک خاتون کو اس کے مردہ شوہر کے ذخیرہ کردہ Sperm سے بچہ پیدا کرنے کی اجازت مل گئی ہے حضرت صاحب کا کیا تبصرہ ہے؟

حضرت صاحب نے فرمایا یہ ان کے دماغ کی جولانیاں ہیں ورنہ معاملہ اخلاقی لحاظ سے نہیں تھا بلکہ قانونی تھا۔ اس نے قوم کے پاس امانت رکھوائی ہوئی تھی۔ مرنے کے بعد بیوی کا حق نہیں تھا کہ اس قومی امانت کو جس طرح چاہے استعمال کرتی۔

☆ آج کل امیر جماعت اسلامی نے اپنے نام کے ساتھ "امام" کا لفظ لگا لیا ہے اس پر حضرت صاحب کا تبصرہ!

☆ انسان پر ابتلا اس کے اعمال کی وجہ سے آتے ہیں اور یہ بھی کہ خدا تعالیٰ صاحب ایمان کو آزماتا ہے تو کیسے پتہ چلے کہ یہ ابتلاء ہے یا آزمائش۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ انسان اپنی کمزوریوں اور باطن کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔

☆ سائنس دان بتاتے ہیں کہ Big bang کے بعد چھ ادوار آئے ہیں۔ اس پر حضرت صاحب کا تبصرہ!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 10 - اپریل-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

○ پاکستان اور بھارت کے وزرائے خارجہ کے درمیان گزشتہ روز نئی دہلی میں ملاقات ہوئی۔ جس میں کشمیر سمیت تمام مسائل پر بات چیت کی گئی۔ ملاقات میں اس بات پر اتفاق رائے کیا گیا کہ کشمیر پر مذاکرات جاری رہیں گے۔ مذاکرات کا اگلا دور سیکرٹریوں کی سطح پر مئی میں اسلام آباد میں ہو گا۔ پاکستان کے وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا کہ تعلقات بہتر بنانے کے لئے خاموش سفارت کاری جاری رہنی چاہئے۔ دونوں وزرائے خارجہ کے درمیان ناشتے کی میز پر ڈیڑھ گھنٹہ تک باضابطہ مذاکرات ہوئے۔ کشمیر سیاچن اور تجارت سمیت تمام حل طلب مسائل زیر بحث آئے۔ گوہر ایوب نے کہا کہ ایک دوسرے کے درمیان اعتماد پیدا ہو گیا ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ آئی کے گجرال نے کہا کہ میں تائید کرتا ہوں۔ کراچی ایئرپورٹ پر مذاکرات سے واپسی پر وزیر خارجہ گوہر ایوب نے کہا کہ سیاچن سے پاک فوج کی واپسی مسئلہ کشمیر کے حل سے مشروط ہے بھارت تجارت پر زور دیتا ہے لیکن وہاں درآمدی پابندیوں کے باعث برابری کی کیفیت موجود نہیں تجارت شروع کرانے کے لئے ان پابندیوں میں کمی ضروری ہے۔ وزیر خارجہ نے اعلان کیا کہ بھارت سے آنے والوں کے لئے ویزے کی پابندیاں نرم کر دی جائیں گی۔

○ گوجرانوالہ کے ریل بازار میں جوتوں کی دوکان میں بم کا دھماکہ ہونے سے 30- افراد زخمی ہو گئے۔ ایک اخبار نے دو افراد کی ہلاکت کی خبر بھی دی ہے۔ دھماکہ باٹا شوز کی دوکان پر دوپہر کے گیارہ بج کر پچاس منٹ پر ہوا۔ سیل کی وجہ سے دوکان پر عورتوں اور مردوں اور بچوں کا رش تھا۔ بعض خواتین جوتے خرید کر وہیں رکھ گئیں اور کہا کہ ابھی آکر لے جاتی ہیں اس کے بعد دھماکہ ہو گیا۔ زخمیوں میں مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ دھماکہ کے فوراً بعد شہر کی مارکیٹیں بند ہو گئیں۔ کمشنر ڈی آئی جی ایس ایس پی موقع پر پہنچ گئے۔ دھماکے کی آواز بہت بلند اور ہولناک تھی جو دور دور تک سنی گئی بازار سے گزرنے والے بچے اور خواتین بھی زخمی ہو گئیں۔ ایک مسلم رہنما نے کہا ہے کہ یہ بم دھماکہ حکومت کے خلاف سازش ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے گوجرانوالہ کے بم دھماکے کی تین دن میں رپورٹ طلب کر لی ہے۔

○ بم دھماکہ پر تاجر برادری نے مکمل یکجہتی کا اظہار کیا۔ مارکیٹیں بند کرنے کے بعد خون فراہم کرنے کے لئے تاجر حضرات ہسپتال پہنچ گئے۔ ایدھی سنٹر اور دیگر رفاہی اداروں نے بھی زخمیوں کی دیکھ بھال کی۔ ہسپتال کے عملہ نے بھی فرض شناسی کا مظاہرہ کیا۔

○ مبصرین کا کہنا ہے کہ پاک بھارت وزرائے خارجہ کی پہلی ملاقات ہوئی ہے۔ سردست مسائل کے حل میں کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے نیویارک میں دونوں وزرائے خارجہ کو کھانے کی میز پر مذاکرات کی دعوت دی ہے۔

○ بلوچستان کے چیف جسٹس امیر الملک مینگل نے قائم مقام گورنر بننے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامیہ کی عدلیہ سے علیحدگی کے بعد مناسب نہیں کہ کوئی جج انتظامی عہدے پر قائم کرے۔ چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے اس رائے سے حکومت کو آگاہ کر دیا ہے۔ اب خیال ہے کہ بلوچستان اسمبلی کے سپیکر قائم مقام گورنر کے عہدے کا حلف اٹھائیں گے۔

○ لاہور سمیت صوبے کے بڑے شہروں میں آٹے کی صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔ بحران کم ہوتے ہی ہنگامے تھم گئے ہیں۔ کئی علاقوں میں اب بھی آٹے کے لئے لمبی قطاریں لگی رہتی ہیں۔ ڈیرہ غازی میں مظاہرے ہونے کی خبر ملی ہے۔ گوجرانوالہ میں ناقص آٹا کھانے سے بیماریاں پھوٹ پڑی ہیں۔ چھوٹے شہروں اور نواحی علاقوں میں بہت زیادہ دشواری پیش آتی رہی۔ بعض دوکانداروں نے 20 کلو کے تھیلے کے 180 روپے وصول کئے۔

○ پنجاب میں پولیس کا راج قائم ہو چکا ہے۔ پولیس نا کے حکمرانوں کے ناک پر بدنما داغ ہیں۔ پولیس اور انتظامیہ کے لوگ خود امن و امان کا مسئلہ پیدا کر رہے ہیں۔ پنجاب اسمبلی میں خود حکومتی اراکین نے اپوزیشن کا منصب سنبھال لیا اور سخت تنقید کی اراکین نے کہا کہ پولیس اور انتظامیہ کے لوگ خود قتل اور ڈکیتیاں کراتے ہیں۔ تھانوں میں دوکانداریاں سجائی جاتی ہیں۔ عوام کی تذلیل پولیس کا وطیرہ بن چکا ہے۔ قائدین فیصلہ کر دیں کہ نامزد ملزموں کے سوا کسی کو نہیں پکڑا جائے گا تو 90 فیصد کرپشن ختم ہو جائے گی۔ پولیس کو پروٹوکول اور دوسری ڈیوٹیوں سے ہٹایا جائے "دونوں بھائی" پرائیویٹ سیکیورٹی کا انتظام کریں۔ اراکین نے کہا کہ پولیس انتہائی کرپٹ ہو چکی ہے۔ ایس ایس پی' ایس پی' ڈی ایس پی کے عہدے کے افسروں نے اپنے گینگ بنا رکھے ہیں۔ تھانے دن کو سوتے اور راتوں کو جاگتے ہیں۔ پولیس گاڑیاں صرف شریف شہریوں کو تنگ کرنے کے لئے ہیں۔ تھانوں میں محض شک کی بناء پر لوگ اپاہج کر دیئے جاتے ہیں۔ ایف آئی آر درج کرانے کے لئے رشوت اور سفارش پوچھی جاتی ہے۔ مقدمہ درج کرانے کے لئے ہائی کورٹ سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج ایف آئی آر درج کرانے کا حکم نہیں دے سکتا۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کا کردار قابل مذمت ہے۔

○ حکومتی اطلاعات کے باوجود یوٹیلیٹی سٹورز پر آٹا نہیں پہنچایا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ آٹے کا مسئلہ ضرور ہے لیکن قحط کی کوئی بات نہیں۔ آٹے کا "رولا" اخبارات میں زیادہ اور بازاروں میں کم ہے۔

○ یاسر عرفات کی اپیل پر 100 سے زیادہ ملکوں نے اسرائیل سے اپنے تعلقات منجمد کر لئے۔ اس اقدام کا مقصد فلسطینیوں سے امن معاہدے پورے کرنے کے لئے اسرائیل پر دباؤ ڈالنا ہے۔

○ شارجہ ون ڈے کرکٹ ٹورنامنٹ میں پاکستان نے کمزور بیٹنگ کے باوجود زمبابوے کو ہرا دیا۔ اس طرح سے اب پاکستان اور سری لنکا جمعہ کو فائنل کھیلیں گے۔

○ بھارت کو بجلی فروخت کرنے کی تجویز پر واپڈا نے رپورٹ کی تیاری شروع کر دی۔ وزارت بجلی کو واپڈا نے لکھا ہے کہ بھارت سے پتہ کیا جائے کہ اسے کتنی بجلی کی ضرورت ہے۔ اور وہ سرحد سے کتنے فاصلے پر درکار ہو گی۔

○ سابق وزیر خزانہ محبوب الحق نے کہا ہے کہ بھارت سے سرد جنگ نے پاکستان کو پسماندہ ترین ملک بنا دیا ہے۔ پاکستان کی مسلسل اقتصادی ترقی کے باوجود عوام کا بھلا نہیں ہوا۔ شرح خواندگی افریقہ کے زیریں صحرائی علاقے سے بھی پیچھے ہے جنوبی ایشیا میں عورتوں کے وزیر اعظم بننے کے باوجود خواتین کی حالت بدترین ہے۔

○ آل انڈیا ریڈیو کے تبصرہ نگار کا کہنا ہے کہ سیکیورٹی کونسل نہ ٹوٹی تو صدر اور فوج مل کر وزیر اعظم پاکستان پر سبقت کی کوشش کر سکتے ہیں۔ نواز شریف کونسل ختم کرنے کا قدم اٹھائیں گے۔ اکثریت کی بنا پر انہیں مشکل نہیں ہو گی۔ اس وقت دفاع اور قومی سلامتی کی کونسل کو نواز شریف کو ضابطہ بند بنانے کی کونسل کہا جانے لگا ہے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے بے نظیر بھٹو کو اپوزیشن لیڈر بنانے سے انکار کر دیا ہے۔

فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 213158

گاڑی برائے فروخت
سوزوکی ڈبہ - رنگ سفید - ماڈل سنہ 1995ء
بہترین حالت
رابطہ: بشارت احمد جنجوعہ مکان 32/25
دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون
211659

نئے سال کی تمام کتابیں بازار سے بارعایت خریدیں
خوشخبری
نیز ربوہ میں سب سے عمدہ 68 گرام آفسٹ پیپر کی بنی ہوئی نہایت خوبصورت کاپیاں مندرجہ ذیل ریٹ پر خرید فرمائیں۔
10 روپے والی کاپی 102 روپے فی درجن
12 روپے والی کاپی 120 روپے فی درجن
15 روپے والی کاپی 144 روپے فی درجن
20 روپے والی کاپی 192 روپے فی درجن
25 روپے والی کاپی 252 روپے فی درجن
5 روپے کی کارڈ والی کاپی 64 صفحوں والی 45 روپے فی درجن
8 روپے کی کارڈ والی کاپی 96 صفحوں والی صرف 75 روپے فی درجن
10 روپے کی کارڈ والی کاپی 128 صفحوں والی صرف 90 روپے فی درجن
رؤف بک ڈپو اقصیٰ روڈ - ربوہ
فون: 212297

پریکٹیشنرز کیلئے خوشخبری
ہمارے ہاں مندرجہ ذیل ادویات ڈسکاؤنٹ پر دستیاب ہیں
جرمن 25 تا 32%
فرانس 30ML 28 تا 32% 250ML 15 تا 17%
مسعود و سالٹ 15 تا 17%
پاپولر/کینٹ سالٹ 6X 18 تا 23%
خصوصی پیشکش: جرمن شیشی 10ML /45 فی درجن 20ML /56 فی درجن
گروس پر مزید رعایت
فرحت کلینک اینڈ سٹورز (ہومیو) راجیکی روڈ ربوہ فون رہائش 545

مہنگائی کے دور میں
احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
نئی انتظامیہ کے ساتھ
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے ونڈٹ چارجز ادا کریں اور 100% رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - مال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7355422